☆'اصول الفقه للمبتدئين' (مبتدیوں کے لیے آسان اسلوب میں حنفی اصول فقہ کے مباحث)

☆'تسهيل اصول الشاشی' (درسی کتاب 'اصول الشاشی' کے مباحث کی تسہیل باضافہ تمرینات)

☆'طريق الوصول الى علوم البلاغة' (شاہ عبدالعزیز دہلویؒ کے رسالہ 'میزان البلاغۃ' کی آسان عربی زبان میں شرح، اور مثالوں کے ذریعے سے اسالیب بلاغت کی تشریح وتوضیح)

☆'البلاغة الصافية' (درسی کتاب ''مختصر المعانی'' کی تسہیل وتہذیب اور مفید تمرینات کا اضافہ)

☆'توضيح الفرائض السراجية' (درسی کتاب ''سراجی'' کی تسہیل، اور جداول وتدریبات کے ذریعے سے مسائل وراثت کی وضاحت)

☆'تلخيص شرح العقيدة الطحاوية' (صدرالدین علی بن علی بن محمد کی شرح العقیدۃ الطحاویۃ کی تلخیص اور جگہ جگہ موضوع کی مناسبت سے اہم مباحث کا اضافہ)

مذکورہ کتب میں سے بیشتر کے مولف ومرتب مولانا محمد انور بدخشانی ہیں جو دینی علوم وفنون کے ایک ماہر اور کہنہ مشق استاذ ہیں اور جامعہ بنوریہ کراچی میں سالہا سال سے تدریسی فرائض انجام دے رہے ہیں۔ انھوں نے جس خوش اسلوبی کے ساتھ پرانی درسی کتب کو تسہیل وتیسیر کے قالب میں ڈھالا ہے، اس سے نہ صرف متعلقہ علوم وفنون پر ان کی دسترس کا ثبوت ملتا ہے، بلکہ ترتیب وتدوین کے فن سے واقفیت کے ساتھ ساتھ خوش ذوقی اور سلیقہ مندی کے اوصاف بھی ان کتابوں سے نمایاں ہیں۔ عبارتوں کی پیراگرافنگ، رموز اوقاف کے استعمال، مباحث کی تفہیم کے لیے مرکزی اور ذیلی سرخیوں کے اضافہ، آیات واحادیث، اشعار اور اقتباسات کے عام متن سے امتیاز، پرانے طریقے کے مطابق متن کے اوپر نیچے حواشی گھسیڑنے کے بجائے صفحے کے نیچے اندراج، کتاب کے مباحث اور مسائل کی ترقیم اور ترتیب وتدوین کے دیگر اصولوں کے استعمال نے ان کتب کو بلاشبہ ایک نیا رنگ دے دیا ہے اور درس وتدریس میں ان سے استفادہ پہلے کے مقابلے میں کہیں زیادہ سہل ہو گیا ہے۔ اگر آئندہ ایڈیشنوں میں مشکل الفاظ کی تشریح اور آیات واحادیث کی تخریج کا بھی اہتمام کیا جا سکے تو ان کتب کی افادیت یقیناً دوچند ہو جائے گی۔

مولانا موصوف اس خدمت پر مدارس کے پورے طبقے کی طرف سے شکریہ کے مستحق ہیں اور توقع ہے کہ اپنی خداداد صلاحیت اور ذوق کو بروئے کار لاتے ہوئے وہ اس میدان میں مزید کاوشیں کرتے رہیں گے۔ ہماری رائے میں اصل ضرورت تو اس بات کی ہے کہ اس نوعیت کی جدید نصابی کتب کی تیاری کا اہتمام مجموعی تعلیمی وتدریسی ضروریات کے پیش نظر خود وفاق المدارس کے مرکزی نظام کے تحت ہو، تاہم اس کی غیر موجودگی میں مولانا بدخشانی اور ان جیسے دوسرے اہل علم اپنی انفرادی حیثیت میں جو خدمات انجام دے رہے ہیں، ان کی حوصلہ افزائی ہونی چاہیے اور